کی وسعتِ مقبولیت کا کچھ اندازہ ہوا ہے۔ محمود غزنوی نے جس چھوٹی سی علاقائی بولی کی سرپرستی کر کے اُسے زبردست ادبی وعلمی زبان بنادیا تھا۔ اس کو ترکستانی علاقوں میں آج تک اتنی پذیرائی حاصل ہے کہ وہ اپنی زبان چھوڑ کر اس میں شاعری کرتے ہیں، جبکہ ان پہ کوئی حاکمانہ جبر بھی نہیں۔

---

**ہمارا سنگین ترین مسئلہ** | **مصنف: ڈاکٹر محمد منظور الحق ڈار (ہومیوپیتھ)**

ناشر: حرا پبلیکیشنز، میاں مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور، ضخامت: ۱۶۷ صفحات

قیمت: ۴۰/- روپے

محترم ڈاکٹر منظور الحق صاحب اصل میں تو خدمتِ خلق کے شعبۂ ڈاکٹری کے آدمی ہیں۔ امراضِ جسمانی وبدنی کے کامیاب ہومیوپیتھ معالج ہیں۔ دلِ زندہ اور چشمِ بینا کے مالک ہیں، بصیرتِ قلب ونظر سے بھی بہرہ ور ہیں۔ یہ ان کی پہلی قلمی کاوش ہے۔ ہمیشہ سے انسان دو طرح کے امراض سے دوچار چلا آرہا ہے، ایک بدنی وجسمانی امراض اور دوسرے روحانی واخلاقی امراض۔ امراضِ جسمانی کی جس طرح آج کے دور میں بے شمار اقسام ہیں اسی طرح رُوحانی اور اخلاقی امراض کی فہرست بھی طویل ہے۔ رُوحانی امراض میں شرک کی نوعیت بہت زیادہ مہلک ہے۔

ہمارا معاشرہ ہندو، انگریز اور دیگر بے خدا اور ناخدا آشنا تہذیبوں کے تسلط میں پہ درپے پاکر اپنا اصلی حلیہ بگاڑ چکا ہے۔ شرک نے مختلف لبادوں کے روپ دھار کر اس کے خرمنِ ایمان پہ ہر طرف سے یلغار کر رکھی ہے۔ آج کا مسلمان جذبۂ دینی کا بڑا علمبردار بھی ہے، کلمہ توحید (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کا زبانی اقراری بھی اور شرک کے سنگین ترین اور مہلک ترین ناسور کا شکار بھی۔

"ہمارا سنگین ترین مسئلہ" نامی کتاب میں شرک کی اسی سنگینی پہ عام فہم پیرا یہ میں دعوتِ فکر دی گئی ہے تاکہ لوگ خود بھی اس سے بچیں اور دوسرے بھائیوں کو بھی بچائیں۔

(عبد الوکیل علوی)

---